

بسم الله الرَّحين الرَّحيم عَبُسَ وَتُولِّيٰ ۞ أَنْ جَاءَكُ الْأَعْلَىٰ ۞ وَمَا يُلُرِيْكَ لَعَلَّهُ يَنَّاكُّى لا ﴿ آوَيَّنَ كُمْ فَتَنْفَعَهُ النِّكُلِيِّ ﴿ أَمَّا مَنِ اسْتَغَنِي لا ﴿ فَأَنْتَ لَهُ تَصَلَّىٰ ﴿ وَمَاعَلَيْكَ ٱلَّا يَنْكُمْ ﴿ وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعَىٰ ﴿ وَهُو يَخْشَىٰ ۞ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهِّى ۞ كُلَّا إِنَّهَا تَنْرِكُمَ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ فَكُنْ شَاءَ ذَكُرُهُ ﴿ فِي صُحْفِ مُكَامَةٍ ﴿ مُرْفُوعَةٍ مُطَهِّرَةٍ ﴿ بِأَيْرِي سَفَى لا لَيْ كِمَا مِ بَرَرَةٍ ﴿ فَتِلَ الْإِنْسَانُ مَا آكفَهُ ﴿ إِلَا نُسَانُ مَا آكفَهُ اللهِ مِنْ آيِ شَيْءٍ خَلَقَهُ إِن مِنْ نَطْفَةٍ لَمْ خَلَقَهُ فَقَارَهُ لَا اللهِ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّمَ لا ﴿ ثُمَّ آمَاتُكُ فَأَقْبَرُ لا ﴿ ثُمَّ إِذَا شَآءَ ٱنْشَمَ لا ﴿

سورة عبس

• نام: سورة كانام عُنْسُ ہے جواس سورة كا پہلا لفظ ہے۔

• الله سورة كانام سورة الصاخته اور الاعمى اور السفرة بهى (روح المعاني)

• زمانہ نزول - بغیر کسی اختلاف کے بیر ملی سورت ہے

• موضوع: قرآن کی دعوتِ آخرت پر ایمان لانے کی دعوت اور تنبیه واندار • اس سورت کی سورۂ النزعات کے ساتھ گہری مناسبت ہے۔ • سحما

و پیچیلی سورہ میں قرایش کی قیادت کو جس رویے پر تنبیہ ہے اس سورت میں ایک خاص واقعے کے بیس منظر میں ان پر شدید عناب ہے میں ایک خاص واقعے کے بیس منظر میں ان پر شدید عناب ہے

سورة میں بظاہر خطاب نبی کریم کی طرف لیکن روئے سخن فراعنہ سیطرف

## سورة عبس ـ اسباب النزول

ان کی بار بار خلل اندازی کی وجہ سے آب اللہ ہم کے جہریہ انور پر کچھ ناگواری کے آثار نمایاں ہوئے۔اس پر بیرآیات نازل ہوئیں

## سورة عبس ـ اسباب النزول

واقعہ کے لحاظ سے یہاں کوئی نافر مانی یا معصبت نہیں ہے۔ بلکہ معاملہ صرف یہ ہے کہ دعوت کے معاملہ صرف یہ ہے کہ دعوت کے معاملے میں حضور اللّٰ اللّٰہ مِنْ کی توجہ اور النّفات کا ذیادہ مستحق ہ کون ہے۔ مکہ والے یا یہ نابینا صحابی نریادہ مستحق ہ کون ہے۔ مکہ والے یا یہ نابینا صحابی

زیادہ مسخق ہ کون ہے۔ مکہ والے یا بیہ نابینا صحابی • آپ اللہ واتباتی بوری نیک نیتی کے ساتھ صحیح اور اولی فیصلہ نہیں کریائے اور

مسئلہ کے ایسے پہلو کو اختیار کرلیا جو عنداللہ معقول تھا، افضل نہیں تھا اس وحی (عناب) کے ذریعہ یہ بھی قرار پاگیا کہ اسلامی تحریک میں فیصلہ کن قدریں کیا ہیں اور اس دعوت کی حقیقت کیا ہے اور اس دعوت کامزاج

کن فیرری دیا ہیں اور آئ در خوت کی خلیفت نیاہے اور آئ در خوت کامران اور اخلا قبات کیا ہیں ؟ سورة عبس

نام : عمرو بن فيس بن زائده ه، ان كي مال كانام ام مكتوم عا تكه بنت عبد الله

حضرت ام المومنین خدیجه (رض) کے ماموں زاد بھائی تھے • قديم الاسلام اور مهاجرين اولين مين سے تھے

• آپ طَنْعَالِيهُمْ اس واقعے کے بعد ان کابہت اکرام کرتے تھے اور بیہ محفل میں آتے او فرماتے مرحبًا بِهِنْ عَاتَبِنَى فِيْهِ رَبِّي - مرحباس شخص کے لیے جس کے معاملے میں میرے رب نے مجھ پر عثاب فرمایا

نبي الله واتبار في أن كو تيره غزوات ميں اپنا خليفه بنايا۔ ( الاصابه، اسد الاغابه)

• جنگ قار سید میں گئے اور وہیں شہید ہوئے

## عَبُسَ وَ تُولِّي اَنْ جَاءَهُ الْأَعْلَى الْأَعْلَى الْأَعْلَى الْأَعْلَى الْأَعْلَى الْأَعْلَى الْ

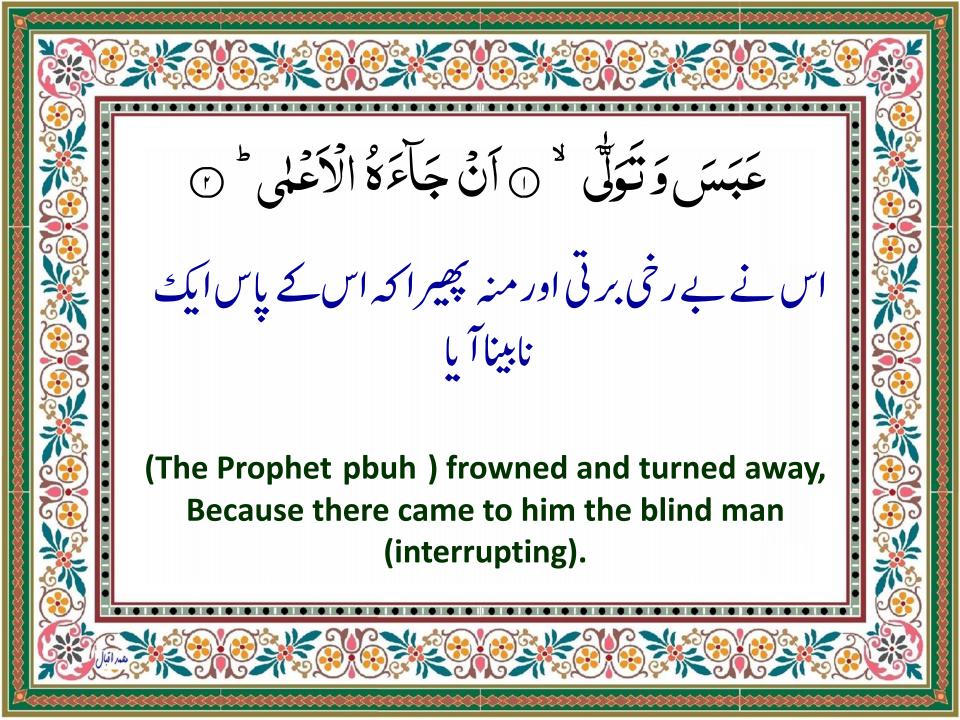
عَبْسَ - ما تَق ير شكن دُالى عبَسَ يَعْبِسُ ، عُبُوسًا گھورنا، سخت نظرول سے دیجنا

عباس ۔ شیر، سخت (شکن آلود) چیرے کی مناسبت سے

وَتُولِي - اور چهره پھيرليا آڻي - ک

جَاءَةُ - آیا ہے اس کے پاس

عَمِيَ يَعْمَى اندها ہونا الاَعْلَى - وہ نابینا (بصیرت اور بصارت دونوں کے لیئے)

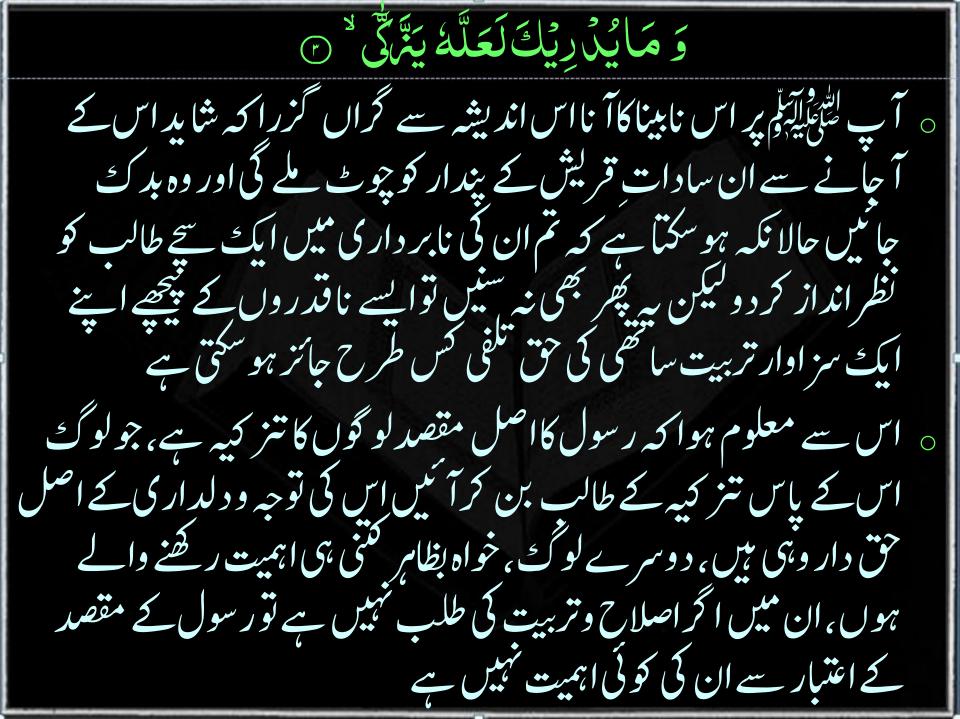


أُذْرَى يُلْرِي ، إِذْرَاءً خَبر دينا، سمجمانا (درایت) كعلّه - شايد كه وه باكيزگي حاصل كرتا اورتم كو كيا خبر شايد وه ياكيزگي حاصل كرتا Yet for all thou didst know, [O Muhammad,] he might perhaps have grown in purity,

(دري)

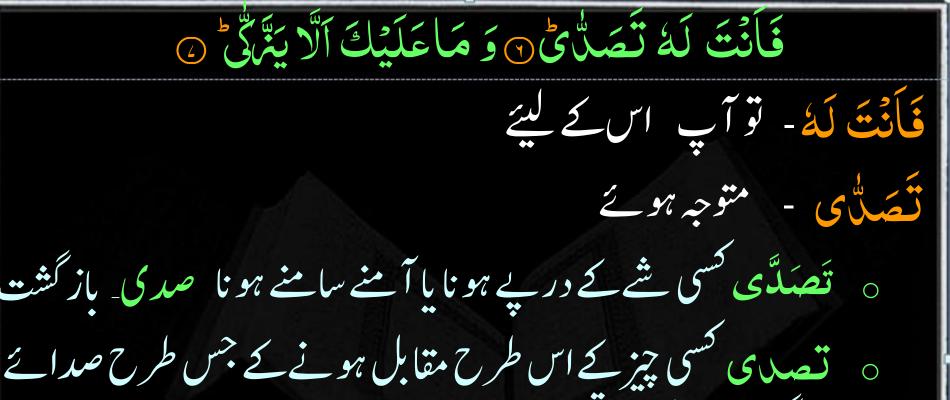
وَمَا يُنْ رَبُكُ لَعَلَّهُ يَنَّى لا مِ

اريك - خبر آي كو



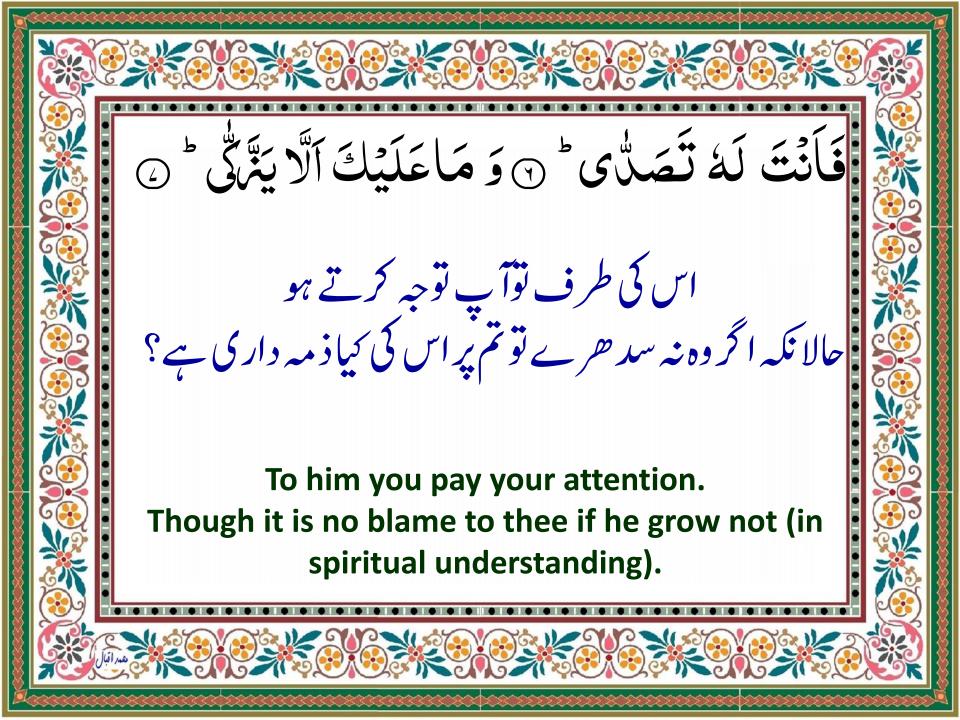
آوْيَنْ كُرُفَتَنْفَعُهُ النِّكُرِي ﴿ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى لَا صَالَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللّ أَوْ يَنْ كُنِّ- يا وه نفيجت حاصل كرتا و تَذَكَّرُ يَتَذَكَّرُ لَفِيحِت بَرْنا فَتَنْفَعَهُ - لَوْ لَفْعُ دِينَ اسْ كُو النِّ كُلِّي \_ وه عظيم نصيحت آماً - جہاں تک وہ ہے مَن اسْتَغْنَى - جوب پروائی کرتا ہے استغنی - یے پروائی





بازگشت مقابل ہوتی ہے۔ (اس طرح متوجہ ہونے کے معنی میں) و ماعکیگ - اور نہیں آپ پر (ذمہ داری) آگ - کہ نہیں

اینه کی - وه پاکیز کی حاصل کرتا



فَأَنْتُ لَهُ تُصَدِّي وَمَاعَلَيْكَ ٱلَّا يَنَّاكِي وَمَاعَلَيْكَ ٱلَّا يَنَّاكِي وَمَاعَلَيْكَ ٱلَّا يَنَّاكِي بیروہ اصل تنبیہ ہے جو اس موقع پر نبی اللہ وائٹ کو فرمانی گئی کہ ہونا تو بیر جاہے کہ جو اپنی اصلاح کے طالب بن کرآئیں اور ان کے اندر خداکے خضور بیشی کاخوف ہو وہ آپ کی توجہ کے اصل مسحق قراریا نیں · جو بے پر واہ و بے نیاز ہیں آپ ان کو دعوت دینے کے لئے اپنے رات دن ایک کنتے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اگر اپنی اصلاح نہیں جا ہتے تواس کی ذمہ داری آپ پر ہمیں ہے، آپ پر اصل ذمہ داری ان لو گوں کی ہے جو ذوق و شوق سے آپ کے پاس آتے ہیں کیمی آپ پر اصل ذمہ داری انداز و بلاغ کی تھی، وہ کر چکنے کے بعد آپ ان سے برنی الذمیہ ہوئے، بیر ذمہ داری آپ پر تہیں ہے کہ آپ انہیں لازماً مومن ومسلم مجھی بنادیں،

وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يُسْعَىٰ ﴿ وَهُو يَخْشَىٰ ﴿ فَأَنْتُ عَنْهُ تَلَهِّى ﴿ اوَامًا - جہاں تک ہے مَنْ جَاءَكَ - وه جو آیا آپ کے پاس کیسلمی - بھاگتادوڑ تا ہوا و هو يخشى - اور وه درا بھى ہے فَأَنْتُ - لُوا بِ عنه -ال سے تكهى - برقى برت بن

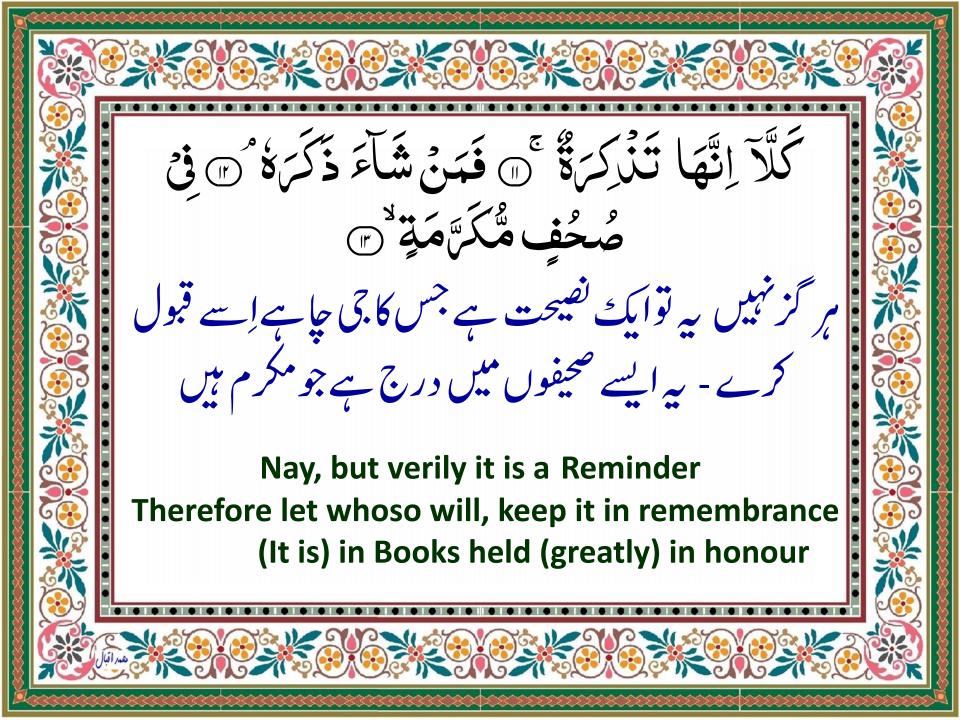
تَلَهِّي يَتَلَهِّي: كُسَى چِير مِين وقت گزار نا اور مشغول ہو نا عن کے ساتھ ہو تو۔ تغافل بر تنا



وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعَى لا ﴿ وَهُو يَخْشَى لا ۞ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى ۚ ۞ o بتایا گیا کہ داعی حق کی نگاہ میں حقیقی اہمیت کس چیز کی ہونی جا ہے اور کس تی نہ ہوتی جا ہے وہ شخص جس کی ظاہر ی جالت صاف بتار ہی ہے کہ وہ طالب حق ہے، اس بات سے ڈر رہاہے کہ کہ ہیں وہ باطل کی پیروی کرکے خدائے غضب میں مبتلانہ ہوجائے، اس کیے وہ راہ راست کاعلم حاصل کرنے کی خاطر خود چل کرآتا ہے دوسراوہ شخص ہے جس کارویے سے ظاہر ہے کہ اس کے اندر حق کے لیئے کوئی طلب مہیں اور وہ اپنے آپ کو حق سے بے نیاز سمجھتا ہے تواسی طرف توجه دی جائے که اسے نصیحت کی جائے گی تو وہ اصلاح قبول كركے گا۔ خواہ وہ اندھا ہو، لنگرا ہو، لولا ہو یا فقیر بے نوا ہو

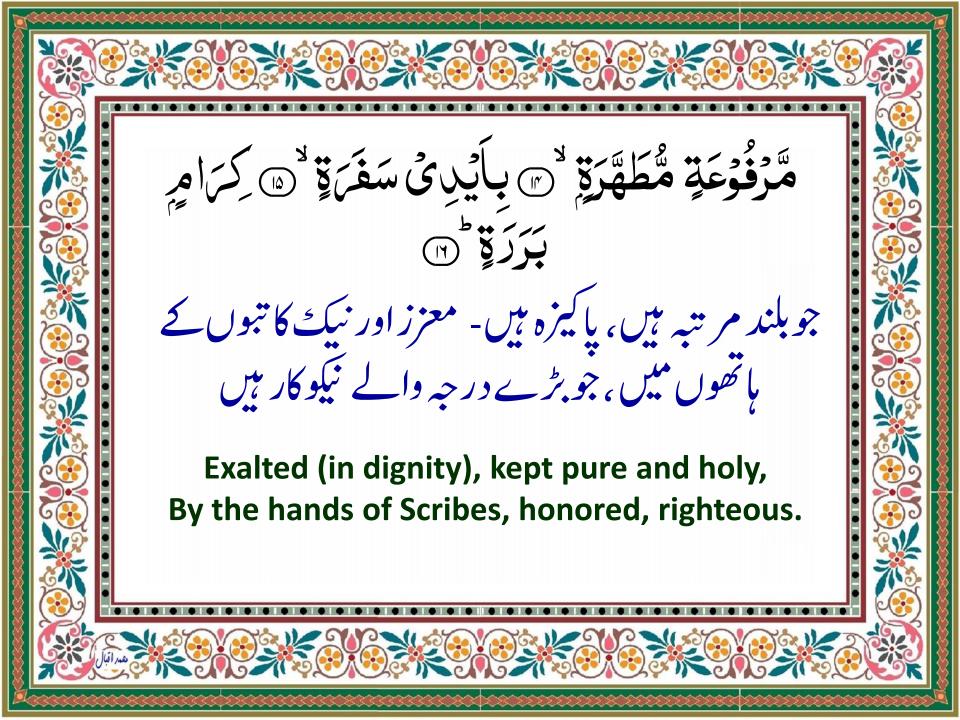
قرآن مجید کی اہمیت اس کے پاک<sup>ے</sup> مبدااور اس کی نفوس میں تا نیر کاذ کر كُلَّ إِنَّهَا تُنْرِكُمُ اللَّهِ اللَّهُ مَنْ شَاءَ ذَكُمُ اللَّهِ فِي صُحْفٍ مُكْرَمَةٍ إِنَّ اللَّهُ الله كُلْرِ إِنْهَا - مر كُرْ نَهْيْنَ بِينْكُ وه فَهُنْ شَآءً - پس جو جاہے خَرِّي - وه يادر هے اس كو

فِي صُحْفٍ - صحیفوں (اوراق) میں (اس کو لکھاگیا) هنگری منے - جو قابل ادب (معزز) ہیں

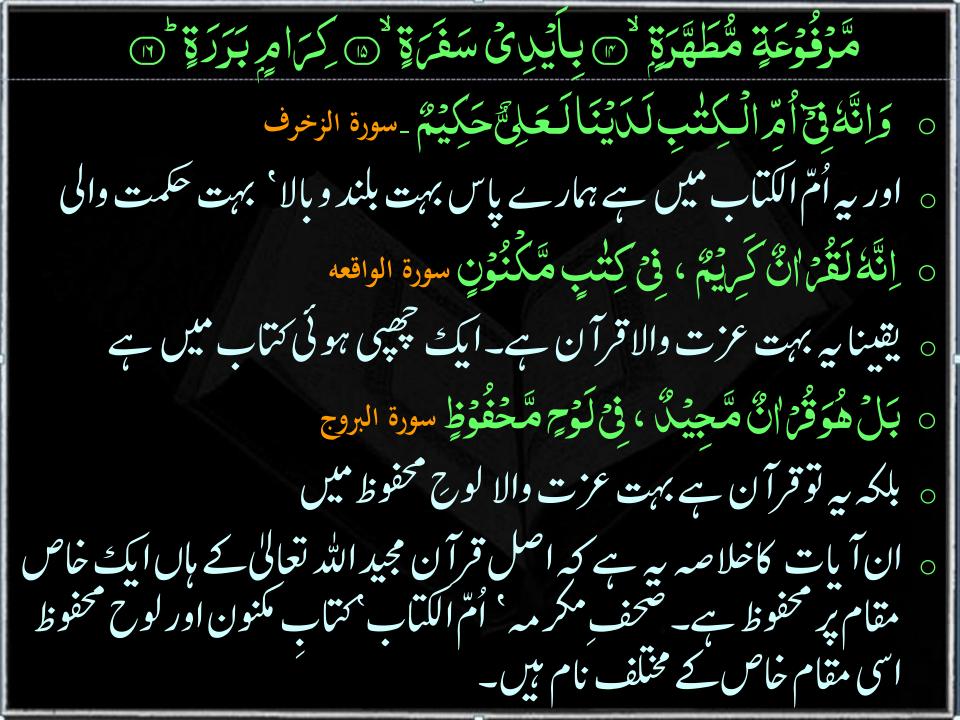


كُلَّ إِنَّهَا تُنْرِكُمُ ۚ ﴿ فَهَنْ شَآءَ ذَكُمُ لا ﴿ فِي صُحْفٍ مُّكُمَّ مَةٍ ﴿ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّ o ان آیات کو بغور پڑھنے کے بعد صاف محسوس ہوتا ہے کہ وہ عام عثاب نہیں بلکہ اس کی نوعیت عتاب محبت کی ہے۔ کہ نہایت پیار سے آپ سے یہ بات کھی جارہی ہے کہ یہ قرآن کریم توایک تصبحت اور یاد دہائی ہے۔ اس سے جو شخص فائدہ اٹھانا جاہے تو اٹھاسکتا ہے۔ کیکن جو سخص بہرہ بنا رہے وہ خود اپنی قسمت بھوڑ لیتا ہے، آپ کا بچھ تہیں بگاڑ سکتا۔ آبے کے ذمہ صرف نصیحت کرنا ہے، سننے والوں کی زندگیوں کو تبریل کرنا نہیں۔جب آب نے تبلیغ وانذار کاحق ادا کر دیا توآب اپنی ذمہ داری سے فارغ ہو گئے۔ قطع نظر اس سے کہ سننے والوں نے اسے قبول کیا ہے یا نہیں۔ تواہے بیارے رسول! آپ کی ذمہ داری صرف اندار وابلاغ

مُرْفُوعَةٍ مُطَهَرَةٍ ﴿ بَأَيْنِي سَفَى إِنَّ الْمِ بَرَرَةٍ ﴿ اللَّهِ مُلَا مُ بَرَرَةٍ ﴿ اللَّهِ مُلَا مُ مُ مُرْفُوعَةٍ - بلندي دينے گئے (بلند ہيں) مُطَهِّرُةِ - يَاكِيرُ فَي دِينَ كُنِهِ ( يَاكِيرُهُ بِي ) باثیری - ہاتھوں میں ہیں سَفَرَ: کسی چیز کے رخ سے پر دہ اٹھانا سَفَمَ فِي - لَكُهِنِهِ والول كَ سفرہ: وہ فرشتے ہیں جو و حی کے سفیر ہیں یاخدا کی آیات لکھتے ہیں اسفر: البی کتاب جو حقائق سے پر دہ اٹھاتی ہو كرام: ﴿ يَم كَي جَمَّ ہے۔ باعن ۔ بزرگ ركماهير - (جو) معزر بي بررة: بركى جمع ہے۔ نيكوكار بررة - نيك بي



مُرْفُوعَةٍ مُطَهِّرَةٍ ﴿ بَالْدِينَ سَفَرَةٍ ﴿ كَمَامِ بَرَرَةٍ ﴿ ان آیات میں قرآن کریم کی چند صفات کاذ کر فرمایا گیاجس سے اس کی ر فعت و منزلت كااند ازه بهوتا ہے یہ قرآن ایک عزیز، گرال مایہ اور قیمتی خزانہ ہے جس کی حفاظت اللہ تعالی کے فرشتے نہایت اہتمام کے ساتھ کررہے ہیں۔ وہ صحفے اپنے مقام اور معنی کے لحاظ سے انتہائی بلند واقع ہوئے ہیں۔ اور ہر قسم کی آمیز شوں سے پاکئے ہیں۔ شیاطین اور ارواح خبیثہ کی دستر س سے بالكل محفوظ ہیں۔ اس کو لکھنے والے (رسل، ملائکہ، اندیاء علیهم السلام اور وحی کی کتابت کرنے والے حضرات صحابہ) سب نیکئے فرمانبر دار، باو فااور اپنی ذمہ دار ہوں کو ٹھیک ادا کرنے والے ہیں

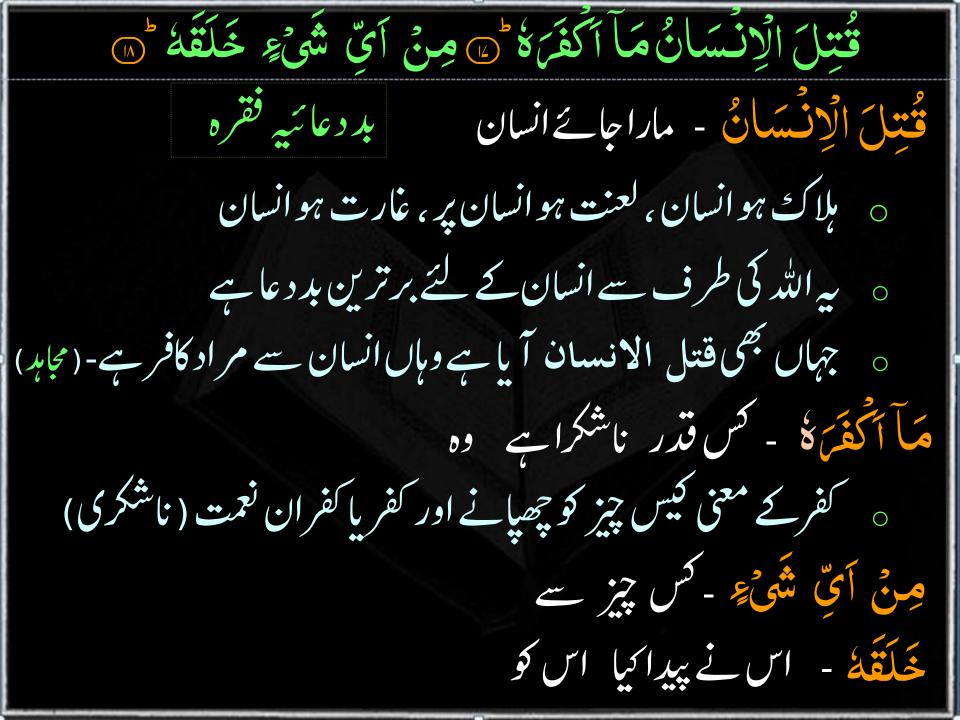


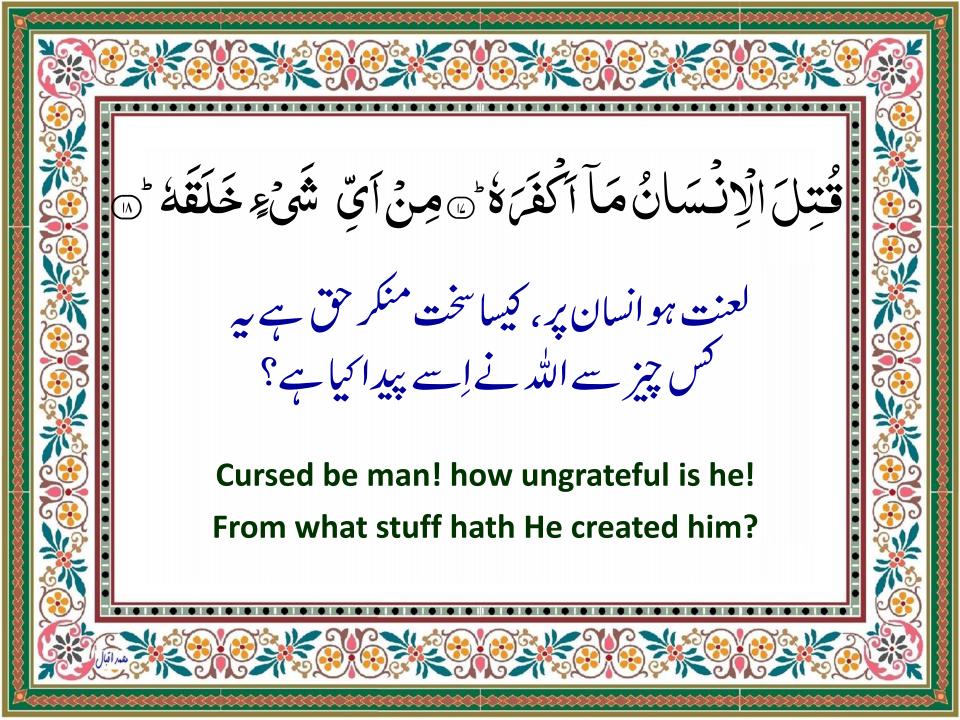
مَّرُفُوْعَةِ مُّطَهَّرَةٍ لَى بِأَيْرِی سَفَیَةٍ لَیْ کِمَامِ بِرَرَةٍ لَا • قرآن مجید کامقام بہت بلند ہے۔ توابے نبی اللوگیلہ قرآن مجید کے مقام اور مرتبے کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان لوگوں سے معاملہ جیجے اور جو شخص ترین مرتب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کو گوں سے معاملہ جیجے اور جو شخص

قرآن مجید سے اعراض کرتا ہے آپ بھی اس کو منہ نہ لگا ہے و کی ایسی چیز نہیں جو نہایت لجاجت اور عاجزی کے ساتھ ان متمر دین کے

سامنے پیش کی جائے ان کے مقابلے میں آپ زیادہ توجہ ان لو گوں پر دیجیے جو ہدایت کی تلاش میں آپ کے باس چل کر خود آتے ہیں

اس کا نقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور ان کے ساتھی اس کی دعوت و تبلیغ میں اسی و قار اور تمکنت اور گہری دلسوزی کا اظہار کریں



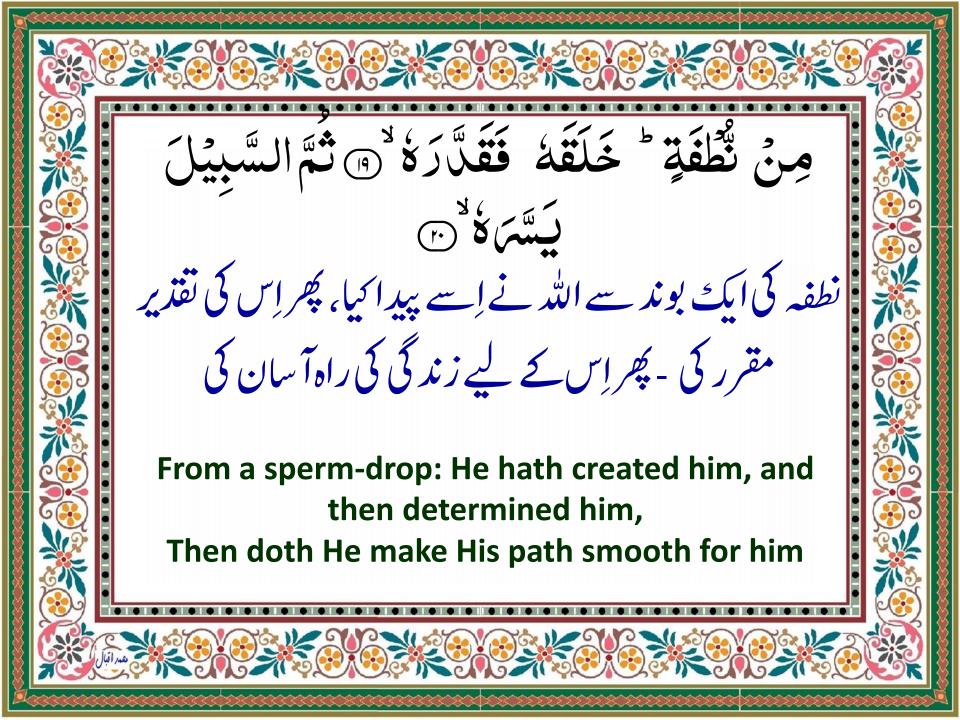


قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا آكُفَرَاهُ ﴿ مِنْ آيِ شَيْءٍ خَلَقُهُ ﴿ بیر سرزلش اور طعن و تشنیع کا یک انداز ہے کہ وہ کیسانا شکر ااور گفر میں شدید اسے ناچیز و حقیر و نے قیمت نطفہ سے بیدائیا ہے پھر اسے موزوں بنایااور تمام مرحلول میں اس کا حساب رکھا بیرانسان اپنی حقیقی خلقت کے بارے میں کیوں غور نہیں کر تا اور اپنے بنیادی سرچشمہ کی بے قیمتی کو فراموش کیوں کئے ہوتے ہے اس نطفہ ناچیز سے اس نادر وجود کی تخلیق کے سلسلہ میں خدا کی قدرت پر غور کیوں نہیں کر تا اس کئے کہ نطفہ سے انسان کی مختلیق میں وقت اور اس کے وجود کی جہتوں کا حساب، اس کے پیجر کے اعضاء اس کی استعدادیں اور اس کی ضرور تیں ہیہ سب

معرفت خدا کے لئے بہترین دلیلیں ہیں

مِنْ نَطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَلَ لَا ﴿ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّمَالُا ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّمَا لَا اللَّهِ السَّبِيلَ يَسَّمَا لَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللّ مِنْ نَطْفَةٍ - ایک بوند سے نطفہ: صاف پانی پااسکا قطرہ مگر اس سے مرد کی منی مراد لی جاتی ہے خَلَقُهُ - اس نے تخلیق کی اس کی ( موزول بنایال کو) فَقُنَّ رَكُمْ - پھراس نے تقدیر مقرر کی اس کی قَدَّر: ناپ تول كر موزول بنانا

ثُمَّ السَّبِيْلُ - پھر راستہ کِسَّیٰ کا -اس نے آسان کیا اس کا



مِنْ نُطْفَةٍ مُ خُلَقَهُ فَقُلَرُهُ السَّ ایک بوند سے اسے تخلیق کیا۔ اس حقیر جرنو مے کو اس زمین پر مختار تھہر ایا وجود انسانی کی ساخت میں بیس سے زیادہ دھا تیں اور دھات سے ملتی جلتی چیزیں استعمال ہوتی ہیں جن میں سے ہر ایک مقدار اور کیفیت کے کحاظ سے معین و مقرر اندازہ رکھتی ہے اعضایتے بدن کی ساخت کی کیفیت اور وان کاایک دوسرے سے تناسب و ربط دین اندازے پر مشتل ہے وه استعرادی (Facilities & capabilities) اور میلانات (inclinations) جو انسان میں انفرادی طور پر بوشیدہ ہیں ضروری ہے کہ خاص حساب کے مطابق ہوں تاکہ سعادت انسان کی مجیل کریں

ثُم السبيل يسم الأث وہ خداکتنا معظیم ہے جس نے اس معمولی سے وجود کو پیرسب قدرت و توانائی مجشی ہے جوآ سان و زمین اور سمندروں کی گہرائیوں کو اپنی جو لاں گاہ بنا سکتا ہے اور اپنے گرد و پیش کی تمام توانا ئیوں کوزیر تسلط لاسکتا ہے اس کاراستہ آسان کر دیا (مختصر ہونے کے باوجود جامع اور قابل توجہ جملہ) شکم مادر میں جنین کی پرورش اس کے ارتفاء اور اس کے بعد اس دنیا کی طرف اس کے بعد اس دنیا کی طرف اس کے بنتال ہونے کو سہل وآ سان بنادیا ( انسان کی پیدائش کے عجائبات) کھر جسم کی نشو و نما اور بلوعنت کو اس کے لئے آسان بنادیا اس کے بعد ہدات اور حصول ایمان کو عقل اور دعوت انساء کے ذریعہ سهل کردیا (یہ نہیں فرمایا کہ اس کو اسی راستے کے طے کرنے پر مجبور کیا)

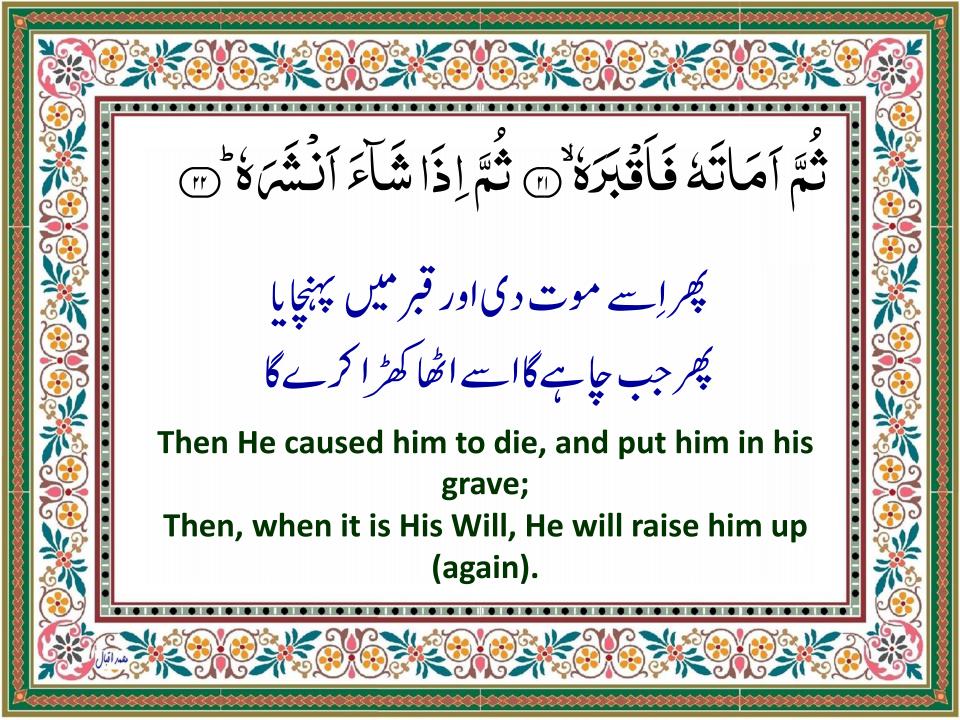
## ثُمَّ أَمَاتُكُ فَأَقْبُرُهُ ﴿ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَهُ كُوْ ﴿ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَهُ كُو ﴿ ا

ہے۔ چر آماتۂ ۔ موت ری اس کو امَاتُ موت رینا ریمہ میں در در اس کو سامہ میں در اینا

فَأَقْبِرُهُ - پھر قبر دی اس کو اَقْبِرَ قبر دینا۔ قبر میں بنہاں کرنا

اخاشاء - پھر جب وہ چاہے گا اخاشاء - پھر جب وہ چاہے گا آئشتہ کا - اٹھا کھڑا کرے گا اس کو

و أنْشَرَ جَع كُرنِ كَ بعد يُعيلانا، زنده كُرنا



ثُمَّ أَمَاتُكُ فَأَقْبَرُهُ إِنَّ ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنْشَرَهُ ﴿ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّ اللہ ہی موت سے ہمکنار کرتا ہے۔ موت بطورِ نعمت و نیوی زند کی اگر جاری رہے تو وہ یقیناً انسان کو تھکا دینے والی ہے ونیاا بنی تمام تعمتوں کے باوجود مومن کیلئے ایک زندان ہے اگر موت نبہ ہو تو دنیا انسانوں کے لئے اس قدر تنگ ہو جاتی کہ روئے زمین پر زندگی گزار نا ناممکن ہوجاتا قبر دینے کی نسبت اللہ کی طرف - اس نے انسان کے لئے قبر کو خلق کیا میتوں کے دفن کرنے کے سلسلہ میں حکمت نثر بعت اور دستور الہی کے معنوں میں بھی۔ ( مر دے کو عسل و کفن و نماز کے بعد اکرام سے دفن کرنا ایک الہامی دستور) یہ اللہ کی تدبیر، نقدیر اور اسکے احکام کا ایک حصہ ثُمّ إِذَا شَاءَ ٱنْشَرَاهُ ﴿

جس وقت خدا چاہے گا اسے زندہ کرے گا۔ کوئی فرداس عظیم حادثہ
(قیامت) کی تاریخ سے باخبر نہیں

اور جب الله کی مشبت کے مطابق بازیر س کاوقت آ پہنچے گاتوا سے دوبارہ زمین سے اٹھادیا جائے گااور سے بھی اللہ کے حکم سے ہوگا۔

و وہ یو نہی بے کار چھوڑا جانے والا نہیں ہے اور نہ بغیر حساب و کتاب کے اسے یو نہی زمین کا حصہ بنادیا جائے گا

للذاذراغور کروکہ بیرانسان اسی حساب و کتاب کے لئے پچھ نیاری کررہا
ہے کہ نہیں ؟

منافل تخفیے گھڑیال ہیہ دیتا ہے منادی گردول نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی